رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERED NO A 783



ضعیفی دور کرنے کی تدابیر

مع ۲۴ تصاویر

موت کو تو کوئی دور کر نہیں سکتا لیکن امریکہ کے سائنسدانوں نے ضعیفی دور کرنے کی ترکیب نکالی ہی ذیل کی صبح چار بجے بستر پر پڑے پڑے کچھ اعضا کو حرکت دیجئے ریحۓ پھر نہ قبض کی شکایت اور نہ کسی دیگر بیماریوں کا اندیشہ رہیگا اعضا کو کس طریقہ پر حرکت دیجئے اسکے واسطے کتاب میں چوبیس تصاویر ہوئی ہیں کسی استاد کے سکھانیکی ضرورت نہیں پڑتی یہ کتاب زیادہ تر بیماروں کیواسطے نہایت مفید ہے جو کہ گھنٹے بھر نے ورزش کرنے وغیرہ کا موقع نہ ملنے کی وجہ سے ضعفی بواسیر و دیگر امراض میں مبتلا ہوجاتے ہیں ہم نے خود اسکے مطابق ورزش کر کے بہت فائدہ حاصل کیا ہے واقعی اس کتاب کے بموجب عمل کرنے سے بوڑھا یا دور ہو سکتا ہے۔ اس کتاب کی صفات دیکھتے ہوئے بھی ہم نے ہر آدمی کے [illegible] اسکی قیمت صرف ۸ر رکھی ہے۔

ملنے کا پتہ ـ سکھ سنچارک کمپنی متھرا

طاقت ہی فتح

[illegible]

آج کل ہمیں تو عموماً با اخلاق اور تندرست نظر آتے ہیں۔ با طاقت [illegible] دنیا مشکل ہی نہیں بلکہ غیر ممکن ہے [illegible] طاقت کو حاصل کرنے [illegible] استعمال کریں۔ یہ گولیاں جنسیت [illegible] خون کی خرابی جریان۔ کثرت احتلام پیشاب کا [illegible] دور کرکے اصلی جسم کی طاقت و [illegible] قیمت فی ڈبیہ صرف [illegible]

ایجنٹ برائے لکھنؤ ـ اندر چند اینڈ کمپنی ـ چوک لکھنؤ

ویدشاستری تی شنکر گووند جی جامنگر کاٹھیاواڑ

بحر امید

[illegible]

[illegible]

پرنسپل گورنمنٹ رجسٹرڈ ہاسپٹل [illegible] اندرو [illegible]

فائدہ نہ ہو قیمت واپس

حبوب لقمانی

ایک گولی کھانے کے ایک ہی گھنٹہ بعد قوت

۔۔۔۔۔۔ اور ۔۔۔ میں اس غضب کی ترقی پیدا ہوتی ہے کہ بیچینی ہوتی ہے لطف صحبت تو گھنٹوں رہتا ہے مزہ یہ ہے کہ اگر کمزور بھی ہونگے تو کسی طرح کی تکان نہ معلوم ہوگی بلکہ دم بدم ۔۔۔ میں اضافہ ہوتا رہیگا عجب ترشی پھینکے گی فراغت ہوگی بعد فراغ ایک گولی کھالیں تو کمزوری دور تکان رفع ہوکر طبیعت بھی تازہ ہوجائیگی اور پھر دوبارہ قوت پیدا کردیگی ہر مرتبہ پہلی سی قوت ہوگی فی درجن عشہ تین درجن چار روپیہ۔

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

شاعری جزویست از پیغمبری

لکھنؤ کے مشہور قادر الکلام خوشگو شاعر جناب یار رضا رشید مرحوم کے حالات زندگی مع تصویر عکسی حضرت شیخ مع انتخاب رباعی قصیدہ غزل سلام وغیرہ مولفہ سید آغا شاعر لکھنوی نہایت محنت و قدر سے لکھے گئے ہیں آپ آغا صاحب مرحوم کے ایک تو فرد ہیں یہ کتاب سفید چکنے کاغذ پر خوشخط مضامین کی صفائی کے ساتھ چھاپی گئی ہے شائقین کے ملاحظہ میں آنا چاہیے جواد ادب کے ہر پہلو پر لکھے گئے ہیں قیمت علاوہ محصول ۔۔۔۔ عـہ

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

فائدہ نہ ہو قیمت واپس

روغن لقمانی

یہ روغن نہایت ملذذ ہے ایک ہی قطرہ ۔۔۔ پر لگا کر ۔۔۔ وغیرہ

لطف جماع اس قدر ہوتا ہے کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہیں رہتی بلکہ عورتیں فریفتہ ہوجاتی ہیں زن و شوہر کے تعلقات حقیقی معنوں میں عشق کے درجہ تک پہنچاتا ہے بوجہ زیادتی لطف عاشق و معشوق نشہ شباب میں چور ہوکر تھوڑی دیر کیلئے مست اور بیہوش ہوجاتے ہیں اگر آپ نے ابتک استعمال نہیں کیا تو گویا دنیا میں آپ نے کچھ دیکھا ہی نہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول الگ کوئی دوا حسب تحریر ثابت نہ ہونے پر واپسی قیمت کی شرط۔

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

کیا آپ اپنی تجارت کو ترقی دینا چاہتے ہیں

اگر ایسا ہے تو آپکو چاہیے کہ مشرقی اور مغربی تجارت کو فروغ دینے والے اپنے طرز میں مشرق کے یکتا ماہواری رسالہ کو جس کا خاص مقصد بین الاقوامی تجارتی تعلقات کو قائم کرنا اور ترقی دینا ہے ضرور خریدیے چندہ صرف (للعہ)

جرمنی کی تجارتی ڈائرکٹری

جس میں کہ جرمنی کے مشہور و معروف تاجروں سوداگروں اور برآمد و درآمد کنندگان کی فہرست جو کہ ہر قسم کی تجارت کرتے ہیں۔ بہ تفصیل حروف وار تجارتی شرحوں کے نیچے درج ہے قیمت صرف [illegible]

المشتہر

ایسٹ اینڈ ویسٹ ٹریڈ ڈویلپر
راجکوٹ ہندوستان

THE EAST & WEST TRADE DEVELOPER
RAJKOT, INDIA.

ہر قسم کے کتب اس پتہ سے طلب کیجئے۔ رشید احمد حسین رضوی دفتر اودھ پنچ لکھنؤ۔

جلد ۱۱ نمبر ۴۳

مضامین غیر

(پنجشنبہ ۱۱ر نومبر سنہ ۱۹۲۶ء)

کوئی عہدہ نہیں ملتا اگر ملتا تو کیا ہوتا

نمبر ۳

ماضی تمنائی کی گردان کے پروفیسر اور ان کا دربار (سلسلے کے لئے ملاحظہ ہوں مسٹر اودھ پنچ سہ جلد ۱۱ نمبر ۳۲ و ۳۳)

ح ۔ جناب نے غور فرمایا ہوگا کہ جس طرح ہر سال جاڑے کی برسات کی تین مسلسل جھڑیوں کے بعد فصل خریف ۔ گھاس پات اور حشرات الارض کی سکونگ بک کا ریزلٹ ہمیں کے پرلیس سے شایع ہوا ہے اسی طرح ہر تین سال کے موسمی آوارگون کی مستقل گھوڑدوڑ سے جب زمین کے پیٹ میں درد اُٹھتا ہے تو کنٹی ڈکاروں کی شکل میں کچھ ممبر اور استفراغ کی شکل میں دو ترمیں پیدا ہوتے ہیں اور انتخاب کی چیخ پکار ہر ضلع کو زچہ خانہ بنا دیتی ہے کہیں دائی دھندو کی جبین حامل حمل اور کہیں ممبروں کی جبین تاریخ اکمل زچہ کا خالی پیٹ نظر آتی ہیں ۔ ادھر تو بالا چیتے ہوئے ممبر کے طرفدار دائے دھندوں کی مبارکباد دون پہلی گذھ کی پناہ سالچوبلی کی نظموں اور طغروں کا دھوکا ہوتا ہے ۔ اور ادھر ہارا ہوا ممبر اپنے شریک شکست ہوا خواہوں کو ساتھ لیکر اپنی شکست کے گلوگیر نوحوں سے فریق مخالف کی مبارکبادوں کا اس طرح مقابلہ کرتا ہے جس طرح جوبلی مذکور میں بارگاہ شعر و سخن کے مردود اہلیت اور لٹو الیٰ یا دوسرے گنوار حاضرین کے غوغا سے بے ہنگام سے جوبلی کے مشاعروں کا ۔ غرض ممبری کی فصل کیا آتی ہے دنیا میں زلزلہ آتا ہے اور یہی انتخاب کی چیخ پکار روزہ کی بانسہ داسے کو نذر بنادیتی ہے ۔ جن کر جن گھروں میں ممبری اور دائے دھندگی کا دخل نہیں ہوتا وہ بھی زچہ خانہ کا نزدوس بن جاتے ہیں ۔

کاش جناب نے اس ہڑبونگ کی اصلاح پر توجہ فرمائی ہوا

پ ۔ تصور معاف ہو ممبری دراصل ممبروں کے اوس غرور کی سزا ہے جو ممبری سے قبل ممبروں کو فرعونیت کی یونیورسٹی سے کم از کم ایم اے کی ڈگری دلا دیتا ہے ۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جو ممبر سیدھے منہ کسی سے بات نہیں کرتے وہ ہر دوٹر سے گڑگڑا کر بھیک کی طرح ووٹ مانگتے ہیں اور جن ووٹروں کو خوشامد سے بات کرنیکا بھی موقع نہیں ملتا وہ اکڑ اکڑ کر جواب دیتے ہیں اور بات بات پر اس طرح دھمکاتے ہیں جس طرح پرانی بدمزاج نائکہ الحذر جیسوکری کو یا متمول طوائف اپنے مفلس ترین خریدار کو ۔ غلط ہذا وقت پر اپنی رائے کی نقد قیمت کا اس طرح مطالبہ کرتے ہیں جس طرح ایک سخت مزاج تحصیلدار سرکاری لگان اور نگان۔

ح ۔ اور بعض ممبر بھی تو ایسا کرتے ہیں کہ دو چار لفنگوں کو شریک جرم بنا کر کسی وارفتہ ممبری کے مقابلے میں آدھمکے اور اوس سے ہزار پانچ سو لے مرے ۔ مثلاً مولوی عبدالقیوم یا مولانا قبض الوصول ۔

پ ۔ جی ہاں اس قدر میں وہی لوگ کماتے کھاتے ہیں جو اپنی غیرت کو اپنی حمیت کو ، اپنے اعتبار کو اپنی ضمیر کو اپنی معقولیت کو اپنی شرافت کو ، اپنے حلف کو اپنے ایمان کو آندھی کے بیروں کی طرح سربازار بیچتے ہیں ۔

ح ۔ بہرحال آپ نے اس مسئلے میں کیا سوچا ہے ؟

پ ۔ صرف یہ کہ جو شخص تعلیمی حیثیت سے کسی طرح ایک گریجویٹ کی حیثیت رکھتا ہو ۔ رئیس ہو اور شریف ہو ۔ وہی ممبری میں نامزد کیا جائے ۔ اور جو شخص تعلیمی حیثیت سے کم از کم انٹرنس کی قابلیت رکھتا ہو عام اس سے کہ وہ کسی علم میں ہو ۔ اور کم از کم تیس روپے ماہوار کی آمدنی رکھتا ہو اوسکو رائے دہندہ بنایا جائے ۔ ورنہ متعلقات جہالت جہالت سے اور لوازم خفیف الحرکاتی خفیف الحرکاتی سے علیحدہ نہیں کیے جا سکتے ۔

ح ۔ درست ہے اچھا اب یہ فرمایئے کہ ہندوستان کی موجودہ خرخشں اور ہنگامہ آرائی کا علاج آپ کے نزدیک کیا ہے ؟

پ ۔ جب تک تین باتیں نہ ہوں ہندوستان دھان کی بھوسی کے جرخے کی طرح اپنی گردش کا علاج نہیں کرسکتا ۔

(نمبر ۱) جب تک مٹر کی فوج کو ڈھانے والے ہندوستانی بہادر اپنے ادبار کی مسلسل اور معہود تکمیل سے گورنمنٹ کے اقبال کو ہمیشہ کے لیے اسکا یقین نہ دلا دیں کہ اب ہم ایک دوسرے کے سہارے سے بھی حصول سوراج کی پریڈ گراؤنڈ کا رخ نہیں کر سکتے ۔

(نمبر ۲) جب تک روپئے لیکر ستائے ہوئے ہندوستانی سورماؤں کی شکست مستقل کے بخارات (جو یہ لنکا کی کڑھی کی طرح اُبلتے ہیں ۔ اب کے تو ہار تو دیکھوں ! اب کے تو ہار تو بتاؤں ") ندامت کا پسینہ بنکر گرے ہوئے دماغ کے خون آلودہ مساموں سے خارج نہ ہو جائیں ۔

(نمبر ۳) جب تک ہندوستان کی گورنمنٹ ہندوستانی بیکاروں کی تباہ کن مصروفیت کو کاروبار کی اطمینان بخش مصروفیت سے تبدیل نہ کرے ۔ اور اس کیلئے ضرورت ہے کہ ہر ضلع میں جتنی تحصیلیں ہیں اتنے ہی کارخانے صنعت و حرفت کے قائم کیے جائیں ۔

ح ۔ مگر گستاخی معاف ہو اس مشورے سے خزانے کو ٹھیس لگنے کا اندیشہ ہے لہذا یہ مشورہ کسی حیثیت سے اور کسی صورت سے مخبر خیرخواہی نہیں ہو سکتا ۔

پ ۔ لیکن میں اس اندیشہ نا کو ٹھیس کو بچا کر انتظام کر دینا چاہتا ہوں اور اوسکی یہ صورت ہے کہ گورنمنٹ موجودہ اسٹامپ سازی کورٹ فیس وغیرہ کے لیے ٹکٹ اور اسٹامپ تصنیف کرتی ہے گورنمنٹ پریس کے بجے سے پارسل کر دینے ہی وہاں سے کچھ جیسکر عدالتوں میں پہونچ جائیں جن میں کورٹ فیس وغیرہ کی قیمت بطور نقد حاکم عدالت کے دستخط کے ساتھ درج ہو جایا کرے اور ساتھ ہی ساتھ رقم داخل کرنے والے کے یا جو اوسکی طرف سے پیروکار ہو اوسکے دستخط بھی لیلیے جائیں اسی طرح ڈاکخانوں میں کوئی ایسا خاص کاغذ یا تمسک مہر اور مخصوص رنگ استعمال کیا جائے جس سے ڈاکخانوں میں پہونچ کا انتظام ہوتا رہے ایک اور کہ یہ ہوگی ذریعہ ہے کہ سوا ان مخصوص عہدہ داروں کے جو امور انتظامی کے ٹھیکے دار ہوتے ہیں اور حیثیت حاکم

داخل ہین نقلون ہی کا نام وصرف آخریون کو دیجئے جائین اور اونکے بچے بھی گران خرچ اور حصول العالم فرسٹ سنند پار لاؤنکو ہندوستان مین آرنیکی تکلیف نہ دیجائے جنکی نوکری خود بخود جارہی جارہی ناقابل برداشت تنخواہون سے کرنی پڑتی ہے تاکہ وہ پانے کے ہزار سیکڑون سند اور سیکڑون دیانتون سے بچ جائین۔ اس انتظام سے ہو گا جو اس ملک کی ہندوستانی کارخانون کو جبت کی مستقل پرورش کیجائے۔

ح۔ یہ طریقہ تو بہت معقول ہے۔

پ۔ جی ہان ایسکے بعد آپ دیکھئیگا کہ جتنی زیادہ ہنگامہ آرائی کیلئے بیکار مین جانیکو تیار ہتی ہین اتنے افراد کا نقد کرایہ برداشت اتنا ہی دشوار ہو جائیگا۔ جتنا پردے کا کفن پھاڑکر گھرون کی قبرون سے نکلکر جانے والی آزاد خیال عورتون کو پردے کی اہمیت سمجھا نے اور علی قول و شکش کی بھرتی کا مشر خیز منظر اس طرح غائب ہو جائیگا جس طرح کسی جوان کی جنگی کی بشرہ پکا جہیز کا۔

ح۔ اس مین کچھ شک نہین۔ احباب مہربانی فرماکر یہ بتائیے کہ محکمہ تعلیم کی اصلاح کیونکر ہو جس مین تعلیم کے معنی ہین دل۔ دماغ۔ اور تندرستی کی ضد اور تو اونکا پالان۔ اور سعی حصول تعلیم کے معنی ہین گھر پھونک کر تماشا دیکھنا۔ یا جس مین کتابون کی روز افزون تعداد فیس کا ترقی پذیر اضافہ۔ روز روز کے چندے اونکا ٹالنا اور مستقل حملہ ہمت کے ادھٹ کو بالتشبیہ کھی کھوی بنا دیا ہے۔

پ۔ اور یہ تو یہی سنا جاتا ہے کہ اکثر مدرسین طالبعلمین کو پڑھانے کا فرض گھر وغیرہ پڑھکر یاد کئیے ہوئے سبق سننے سے ادا کرتے ہین اور اون سے یہ کوئی نہین پوچھتا کہ اگر شاگردون کے پڑھنے کا انتظام گھرون پر ہو سکتا ہو تو وہ ماسٹرون کی زیارت کے جرمانے مین فیس کی جوابی کیون ادا کیا کرین جس طرح گھروے کھوٹ بیڑے دھو لے جاتے ہین اسی طرح وقت کے وقت پر اثبوت امتحان کی بھی گنگا مین ؟ تھ دھو لیا کرین۔

ح۔ ایک مشہور مثل ہے اثر کرے جوگ بڑے

اور رزق گھٹے اوس کے مطابق کورس پڑھتا ہے اور وقت گھٹتا ہے۔ کرکٹ ٹینس۔ ہاکی فٹ بال تو خیر قیام تندرستی کیلئے تھے اب ڈرل کا اضافہ ہوا ہے۔ جس مین خالی ہاتھ پاؤن ہلانے سے فوجی کرتب سکھلائے جاتے ہین۔ رسالے شائع ہوتے ہین جنکا یہ مطلب ہوتا ہے کہ جس طرح انگریز کے گرو بی رڈو دیکھتے ہین اسی طرح انگریز فارسی۔ عربی۔ اور اردو کی قابلیت کے لڑکے ادیب ہو سکتے ہین۔

پ۔ آپنے لوگون کو کہتے سنا ہوگا کہ میاں جی کی عقل ورثہ بجاتے ہین۔ اس حساب سے ماسٹرون کی عقل کے موٹر تو لڑکون کی سواری مین آجاتے ہین اب رہے ماسٹر اونکی بجاوہ پائی کہ افسران محکمہ تعلیم کی عقلون کے ہوائی جہازون کو رحم آجاتا ہے جنقل کئے اس مسلسل انتقال کا نتیجہ اسکے سوا جو آپ دیکھتے ہین آپ ہی فرمائیے کہ اور کیا ہو سکتا ہے۔

ح۔ آخر اس طرز تعلیم کا حشر کیا ہوگا۔

پ۔ نہایت آسانی سے اور بہت ہی کامیابی کے ساتھ قریب بلکہ قریب سے بھی قریب خود بخود ایک عظیم الشان جماعت موسوم بہ دعاگوی کا محکمہ قائم ہو جائیگا۔ یعنی حصول سند کی معروضیت محکمہ تعلیمی سند حصول کرچکے بعد کام کرنے کی تو ہمت تو سلب ہو جایا کریگی اور گھرون پر پڑے پڑے محکمہ تعلیم کے جان و مال کو دعائین دینے کے صلے مین یہ وظیفہ مقرر ہو جایا کریگا کہ ادھر اودھر کی ٹھوکرین کھایا کرین۔ اور جنہین کہ ہنر کی تعلیم بھی اوسیوقت کام آئے مثلاً یہ مجبور مستند یا سند یافتہ معذور امیرون کی خواہگاہون تک حاضر ہو کر رات کو ہنر کی مرحوم کہانیون سے لوری کی خدمت انجام دیا کرین اور اسکے معاوضے مین صبح کو راشن کے طور پر کچھ مل جایا کرے۔

ح۔ ورنہ کم سے کم یہی ہو کہ ہنر کی منسو رشنین۔ سائنس۔ جامیٹری۔ ڈرائنگ وغیرہ تا یہ تکلفی کو ضروری علم سے علی ہو ایب خاص

اسکول یا مدرسے مین داخل کرے یا اور جو طالبعلم معمولی ضروریات کی تعلیم سے فارغ ہو کر بعد بیت انجینئرنگ۔ یا سروے وغیرہ مین جانا چاہے وہ یہ امتحان بھی پاس کرے۔

پ۔ لیکن آپ کی طرح ہر شخص اس نتو سے پر دتخط نہین کر سکتا کہ بدنصیب ہندوستانیونکی بیدماغیون کے تصور پر اونکے قابل تحسین دماغون کو ناقابل برداشت سزاؤن سے شکنجے کر دیا جائے۔ آپ کہتے ہین کہ ہندوستانی طلبا کو تعلیم دیجاتی ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ اونکے دماغون کو انھین سے فیس لیکر سزا دیجاتی ہے اور جھوٹ بولنے کی ضرورت نہین میرے نزدیک بھی یہ دماغ ایسی ہی سزاؤن کے مستحق ہین کیونکہ بیابان کے جانور جنکو آپ شاید آدمی سمجھتے ہون۔ مرغی سے لیکر ہاتھی تک سبھی یہ چاہتے ہین کہ ہم ریل کا انجن ہو جائین۔ مثلاً کوئی حجام یہ نہین چاہیگا کہ میرے صاحبزادے پڑھ لکھکر اتنے قابل ہو جائین کہ بجتر سے بہتر اور نئے سے نئے نمونے کی اچھی سے اچھی حجامت بنا سکین اور اطلے سے اطلےٰ جانور بنا کام چلا ہین۔ کوئی کاشتکار اس خیال سے اپنے بیٹے کو اسکول مین نہین بھیجیگا کہ وہ تعلیم سے فارغ ہو کر اپنے متعلقہ پیشے کو انتہائے کمال پر پہونچا دے۔ کوئی نوردان صاحب تعلیم کو یہ مقصد نہین نظر نہین بھیجے کہ ہمارے نور چشم خلف الصدق انکھ یا یہ بانی مین ایسی کوشش کرین جنکی ولایت کے مقابلے مین ہندوستان کو ضرورت ہے اسی طرح اور رونا پڑتا ہی کریجئے تو معلوم ہوگا کہ ہر شخص کم از کم ایک جج۔ سب جج۔ منصف۔ کلکٹر۔ ڈپٹی کلکٹر۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ۔ انسپکٹر۔ سب انسپکٹر۔ تحصیلدار یا نائب تحصیلدار کا ڈیزائن دار ہونا چاہتا ہے اس حالت مین آپ ہی بتائیے کہ تعلیم کو ڈنکا ہے کی کھیان بنا کر طلبا کے دماغون کو خانۂ زنبور کیون نہ بنائین اور اگر بنائین تو کیا گناہ ہے۔

ح۔ سچی بات ہے

کچھ الجھی ہے زلف یار اس سے
کچھ دل زار کی خطا بھی ہے

پ - اس مین ایک عنایت گورنمنٹ کی بھی شامل ہے - وہ یہ کہجتی ہے کہ جب تک شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی نہ پئین انصاف کی تکمیل نہین ہوتی - حالانکہ دوسرے لفظون مین اس کے یہ معنی ہین کہ انکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھا جاے یا "سب دھان بائیس پنسیری" اور یا "جیسا پیر ویسا ہی لنگر" ورنہ اگر پہلے ہی سے تن دیکھکر جامہ بیونتا جاتا تو قلندر کی ہندریا اپنی ملک کے لئے ہاتھی کی جھول کا سامان نہ مانگتی اور تمام ہندوستان عہدہ دارون کی حیثیت سے تنخواہون کا مطالبہ سرکاری خزانے سے کرتا - حقیقت یہ ہے کہ جس طرح ہندوستان مین ہر جانور نے ریل کا انجن بننے کی خواہش کی اسی طرح گورنمنٹ نے بھی اونھین یقین دلایا کہ ہم مٹیرون کو ہاتھیون کی قیمت پر خرید سکتے ہین اور ہمارے یہان سونے اور لوہے کی قیمت مین کچھ فرق نہین -

ح - تو پھر اسکا خمیازہ گورنمنٹ کو بھی بھگتنا چاہئے -

پ - گورنمنٹ نے خمیازہ بھگتا نہین! جن چیزون کا ہندوستانیون کے سایہ سے انسان کی ضرورت ہوتی تھی اب ہندوستانی اونکو قلمی گھوڑی بنائے پھرتے ہین - اور گورنمنٹ کیا جو شخص بھی پانچ مہمانون کیلئے چار سیٹ کا موٹر لیکر جائیگا اوسکو ڈرائیور کی سیٹ پر بیٹھنا پڑیگا - اور جو کوئی بھی باہر کی چار خوراکون پر ساتھ مہمان کھلائیگا اوس کو اندرون خانہ کی تیار خوراکین باہر کے دسترخوان پر منگوانی پڑینگی -

ح - جی اور کیا - وعدہ آسان ہے وعدے کی وفا مشکل اسی لئے تو اب وعدون کی دم مین نئی نئی شرطون کا دم لگا دیا جاتا ہے - پہلے فی البطن پڑھانے جاتے تھے اب کتابون کی تعداد بڑھائی جاتی ہے - مدرسین نہین بڑھائی جاتی ہین - فیسون مین اضافہ ہوتا ہے -

پ - اور ابھی کیا ہے تعلیم کی چراگاہ مین عورتون کی بھیڑ کو تو داخل ہونے دیجئے ابھی تک تو روٹی کی دال نہین ملتی پھر خیر سے روٹی بھی نہین ملیگی -

ح - اور پھر عورتین بھی فیشن ایبل عورتین جنکا خرچ اب سے چار گنا ہو جائیگا -

پ - جی...... وہ تو خیر ہو گئی اگر سائیکل وغیرہ جیسی سواریان تولید خلاف وضع فطری کی بدولت وجود مین نہ آتین تو قدرتی پیداوار کے بھروسے پراون کی سواریون کا انتظام غیر ممکن ہو جاتا -

ح - بیشک بیشک - گھوڑے تو درکنار کھا رہنگے گدھے بھی زنانی سواریون کے نزول انتخاب مین آجاتے اور بہت سی عورتین تو مجبوراً اپنے سعادتمند شوہرون پر چڑھی کا کرتین - اچھا خیر اب یہ بتائیے کہ مذہبی مناظرون کے انسداد کی بابت آپ نے کیا سوچا ہے - جن سے ضد اور نفرت بڑھنے یا لیاڈگی اور سر پھٹول کے سوا کوئی نتیجہ ہی نہین نکلتا -

پ - اسکا علاج یہ ہے کہ اجازت سے قبل مجسٹریٹ ضلع اس عبارت کے مچلکے پر اون سے دستخط لے کہ اگر مناظرے مین ہماری قابلیت کسی کو کسی کے مذہب مین لانے کا فرض انجام نہ دے سکی تو ہم بلا عذر وحجت سیدھے جیل خانے چلے جائینگے اور جب تک ہم دونو کسی ایک مذہب کے نہ ہو جائینگے جیل مین رہکر دن کو مشقت اور رات کو مناظرہ کرنے مین اپنی زندگی گزار دینگے کیونکہ جب تک فریقین کو کامیابی کی قطعی امید نہ ہو بیکار مقابلے سے کیا فائدہ - خصوصاً جبکہ مقابلے مین فساد کا اندیشہ ہو -

ح - لیکن اس قسم کے مناظرون کا اثر حاضرین کے خیالات پر بھی تو پڑتا ہے - اور وہ اس سے فایدہ اٹھا سکتے ہین -

پ - ہان اگر اون کو ضرورت ہو تو وہ بھی اس عبارت کے مچلکے پر دستخط کر دین کہ اس مدت تک (یعنی جس مدت تک وہ جاہین) حوالات مین رہنا اس غرض کے لیے منظور ہے - اپنی خوراک وغیرہ جمع کر دینگے تو مشقت نہین کرینگے ورنہ مشقت بھی کرینگے - یہ آخری بات آپنے خوب بتائی -

کیونکہ پیران نمی پرند مریدان می پرانند کے ماتحت دفعہ ۱۰۹ یعنی اعانت کا ثواب انھین بھی ملنا چاہئے - ان مین سے بھی تلاش حق کا مدعی تو اتفاق ہی سے کوئی ہوتا ہے ورنہ سب مرغباز ہوتے ہین یا مرغون کی لڑائی دیکھنے کے لیے جاتے ہین -

ح - اچھا اب یہ بتائیے کہ جن قانون پیشہ اصحاب نے جدید قانون قبضۂ آراضی کا امتحان نہین دیا ہے اونکی سند مین اسکی پیروی کا خفیا وکس طرح نہین ہو سکتا ہے -

پ - ہونا تو نہین چاہئے - اسی طرح میری سمجھ مین نہین آتا کہ ایک محتاط مسلمان آبکاری کا انسپکٹر ہو کر شراب وغیرہ کی آمیزش کا امتحان کس طرح کر لیتا ہے - اور ایک ہندو ڈاکٹر مویشی ذبح ہونیکے لئے پیش ہونے والی گائین دیکھکر کسی ایک کی نسبت بھی یہ کس طرح کہدیتا ہے کہ اسکو ذبح کیا جائے یا ایک ہندو ہیلتھ آفیسر گوشت کا معائنہ کس طرح کر سکتا ہے اور مسلمان دوکانداروں یا ہوٹل والون کا تیار کردہ کھانا یا اوسکے متعلق سامان کس طریقے سے جانچ سکتا ہے -

ح - اور اسی طرح یہ بات بھی قابل غور ہے کہ سر کون پر یا سر راہ اگر کوئی عمارت بنائی جائے جب تو خیر چنگی کو روشنی اور صفائی یا رفاہ عام کی ٹھیکیداری کے ذریعے سے دخل در معقولات کا حق بھی ہے - مگر گھرون کے اندر عمارت کی ترمیم و تنسیخ مین دخل دیتے پر اوس سے یہ کیون نہین کہا جاتا کہ "محتسب را درون خانہ چکار" -

پ - آپنے کسی تھیٹر مین یہ گانا سنا ہوگا "نو منّی ال تلجر کھائے دس من گانجر تول - سو من کھایا ساگ چنے کا کھیت سے لیکر مول - پھر پیٹ ہمارا خالی - پھر پیٹ ہمارا خالی" ٹھیک اسی طرح جب تک لندن کا پیٹ اور اوسکے بعد لندن کے ہوتے سوتون کا پیٹ نہ بھر جائے ہندوستان پیٹ بھر نہین سکتا اور جب تک پبلک کی ذکاۃ مین بھی ایک حصہ چنگی کے لئے وقف نہ کر دیا جائے (کیا معنی کہ پیشاب وغیرہ اشیاء کو قرق کی ٹھہرا کر اونپر تو اوسکا تصرف اسی طرح ہو چکا ہے جس طرح مضامین بیت الخلا لی پر اللہ غرقی عمارت کے سیان چرکین مرحوم کا ہے) چنگی کا دامن اندوختہ طلب روشن نہین ہو سکتا - کہنے کی بات نہین ہے اور کہنا نہین چاہئے ہین تو جب کسی وسعت مین جھگڑ موجودہ قابل ترمیم باتون پر غور کرتا ہون تو دل چاہتا ہے کہ خلافت آفس اور کانگرس آفس کو متعلم آفس کے مخاطب بنا کر اس بات پر مجبور کرون -

کر سوراج، آزادی، حکومت، نظم و نسق کا اقتدار جو کچھ بھی ہو اور جس صورت سے بھی ہو ملک کی جماعت تنہا اور بلا شرکت غیرے مجھے اور صرف مجھے ملنا چاہیئے۔ کیونکہ میں تدبر و خوش نظمی اور لحاظ قابلیت و مناسبت ہی میں اپنی واحد شخصی رائے کے مقابلے میں جمہوری مشترکہ رایوں کو قابل اطمینان نہیں جانتا اور نہیں جان سکتا۔

ح۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ آپ کے اختیارات کی توقع بادشاہی کے ارمان سے ٹکراتی ہے اور یہ مسئلہ لفظاً نہیں تو معنےً اور سول پولیس کی طرح نہیں تو خفیہ پولیس کی طرح اوس حد تک پہونچتا ہے جس سے جیلخانے کا دروازہ اتنا قریب ہو جتنا ریلوے پلیٹ فارم سے ریل گاڑی کا فرش۔ پور زحمتہ او دست بستہ رخصتی سلام قبول فرمایئے اور اب مجھ سے تبادل خیالات کی امید نہ رکھیئے۔

پ۔ استغفر اللہ یہ تو دنیا کا حال ہے کہ سیدھی بات پر عکس منزل کی تجویز کا دھوکا بھی نہیں ہوتا ہے۔

ح۔ بہر حال استغفر اللہ کا جواب استغفر اللہ باقی خیر صلاح تلندا گو دباؤ۔

راقم آن قدح بشکست و آن ساقی نماند
بقلم کھلے رستم از بدایون

مولانا پنچ کی نوٹ بک

"خادم"

ایک جدید روز نامچہ "خادم" بنام آگرہ آباد سے نکلا ہے جسکی پیشانی پر بعد بسم اللہ "سید القوم خادمہم" لکھا ہوا ہے۔ اس مخدوم خادم نما کے چند نمبر ہم نے دیکھے۔ اگرچہ کوئی "مخدوم گر" خدمت خاص نمایان نہیں ہے پھر بھی قومی خدمت کا نام ہی پیارا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ جس طرح بالفعل گوشت پوست سے مرکب خادم یکسر مخدوم ہو گئے اوسی طرح یہ کاغذی خادم بھی جلد قدیم و سید القوم ہو جائیگا۔ اور اپنے خدام (قوم) سے برتاؤ وہی کریگا جو حضرت لقمان علیہ السلام نے کیا تھا۔

"بر سید مرد کہ آموختی ادب از بے خردان"
چنانچہ پانچویں اور چھٹی نومبر کے "خادم" میں ایک ...

ایسی ہے جس سے ہماری مستند کرہ معتدبہ قابل تبدل محسوس ہوتی ہے مثلاً روزنامہ خلافت سے حضرت مخدوم سلیمان صاحب ندوی کی برادرانہ تقریر جو اخبارون نے سلطان ابن سعود کے سامنے فرمائی تھی نقل کی گئی ہے یقیناً مخدوم گر ہے یعنی کہ آجکل زندہ دلون نے غریب مُردون پر ادھار کھایا ہے اور جو کوئی مردہ آزاری کی خدمت انجام دے یا آزار دینے والون کے خلاف شہرت کرے۔ نمو المخدوم۔ افسوس ہے کہ ہم مولوی ہیں نہ مخدوم اسوجہ سے المولوی المخدوم الندوی کے اس جلسے کی پوری داد اپنی رائے سے نہیں دے سکتے۔

"مسئلہ مقابر کی نسبت بنا علی القبور اور
تجصیص قبور وغیرہ کی مخالفت آئی ہو
اس بنا پر اگر سلطان نجم دنیائے اسلام کے نجد
کا انتظار کرتے تو یقیناً کوئی نقصان نہ تھا"

یہ مشورہ بعد از وقت کس شخص کو دیا گیا ؟

اور سے جنکی مخدومیت "قلع قبور و ہدم مساجد" ہی پر منحصر تھی۔ فقط قتل و غارت ہی مخدومیت کے لیے شرط اولی ہوتی تو دیگر مخادیم چنگیز خانی میں اور ہزہائنس مخدوم ابن سعود میں فرق ہی کیا تھا۔ اور پھر قبرون کے گرجون میں بگنا متونا تو واہ۔ نور علی نور و ظہور علی ظہور۔ اس مخدومیت کی چوں چمک کسی نگاہ مخدومیت خواہ کی رسائی محال ہے۔

جو لوگ (علمائے فرنگی محل و بعض دیگر فقہائے ہند) مخدومیت کے رموز سے آگاہ نہیں وہ کہتے ہیں کہ جا بجا کے باتین کرنے کی ضرورت نہ تھی اگر حق وکالت سواد اعظم اسلام ادا کرنا تھا تو صاف صاف کیون نہ کہہ دیا کہ بنا علی القبور بنا حول القبور اور بنائے قبور تحت السقف (چھت کے نیچے) ایک ہی بات نہیں ہے مسلمانون کی قبرون کبھی حکم شرع نے اسوجہ سے نہیں کھودین کہ وہ کسی عمارت کے نیچے ہیں۔ وہ ابھی طرح واقف ہیں کہ جن قبرون کے برابر کر دینے کا حکم ہے وہ نصاریٰ کے قبرین تھین ان

قبرون پر عمارتین بنی ہوتی تھین اور ان پر حضرت عیسیٰ اور مریم کی تصویرین ہوتی تھین اونکی پرستش کیجاتی تھی۔ لہذا یہ ایک چیز بالکل اور ہی وکالت ہے۔ اور اگر المخدوم الندوی کے نزدیک قبر کسی چھت کے نیچے بنانی ممنوع ہے تو پھر ہی صاف صاف کہدینا تھا کہ آپ نے خوب کیا جو عمارتون کا مجبول الحال الفت کر دیا "دنیائے اسلام" کے انتظار کی ضرورت کسی شرعی ممنوع کے راہ سے ہٹائے جانے میں ہرگز نہیں ہم آپ کے علم کی تائید کرتے ہیں۔ لیجئے ہاتھ میں کدال اور جو کچھ آجار حرمین کے مقبرون میں باقی ہے اوسے بھی صفاچٹ میدان کر دیجئے۔

لگانہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
ابھی مدینے کے گنبد میں ہے تو باقی

یا مثلاً "یہی باتین" ایک عنوان ہے اور سکے تحت میں جسینہ مستقبل مخدوم (خادم) نے "اسوۂ صحابہ" مصنفہ مخدوم ثانی ندوی (عبد السلام صاحب) سے ایک واقعہ نقل کیا ہے اگر اس قسم کے چند واقعات اور بھی نقل ہوے تو پھر شاید کے خادم بھی ان کے خدمات سے مستفید ہونگے اور یہ خود بھی سچ مچ مخدوم بن جائینگے۔ واقعہ یہ ہے:-

"حضرت عثمان نے منٰی میں چار رکعت نماز پڑھی حضرت عبد اللہ ابن مسعود نے سنت رسول و شیخین کے خلاف پاکر اس پر شدید انکار کیا لیکن اسکے بعد خود چار رکعت ادا کی۔ لوگون نے کہا یہ کیا؟ ... بولے خلاف بُری چیز ہے۔ حضرت عبد اللہ اگرچہ بعد متبع سنت تھے اور اسوجہ سے جب سفر میں تنہا نماز پڑھتے تھے تو قصر کرتے تھے لیکن جب ہم کے ساتھ نماز کا اتفاق ہوتا تو خلاف کے خوف سے چار ہی رکعت ادا فرماتے تھے۔ صحابہ کرام اختلاف و تشتت سے اسقدر روکتے تھے کہ جن امادیث سے مسلمانون میں خلاف پیدا ہو سکتا تھا اونکی روایت سے بھی احتراز فرماتے تھے۔"

آپ غور کیجئے کہ حضرات صحابہ کرام کی ذات پر اس قسم


قیصر معزول
صدر جرمنی
مراعات کا آم
میڈم فرانس
M. B. K
قیصر:- پیارا پیارا مٹھو۔ مٹھو بیٹے ہیں ؟
ہنڈن برگ:- تو مٹھو آ تا ؟
میڈم فرانس:- ذرا سے میاں۔ بولا پالنا آسان نہیں ہے۔ میرا کتا تمہارے مٹھو کا دشمن ہے ؟

واقعات کے اظہار سے کیسے الزام حضرت مخدوم ندوی نے عائد فرمائیے بلی سے مخدومیت! اور کتب حدیث کو جن میں اختلافات دلشکنت کے ہزاروں مواقع موجود ہیں کس طرح بہ یک جنبش قلم غیر قابل التفات و اعتبار بنا دیا۔ قربان شان مخدومیت!!

ایسی ہی باتوں سے استدلال کرنے والے کو آئندہ مخدوم ہونا چاہیے۔ یا خادم؟ یہ فیصلہ آپ کے ہاتھ ہے ہم تفصیل کے جھمیلے میں پھنسنا نہیں چاہتے بہرحال ہم خوش ہیں کہ الہ آباد میں کوئی روزانہ پرچہ نہیں تھا اب ہو گیا۔ اگرچہ مخادیم کا شاخسانہ ہے مگر ہے تو۔ پذیرائی کیجئے۔

بچہ در بچہ

اب کیا ہوگا؟ اب تو خواتین نے حامل بچے پیدا کرنے شروع کر دیئے۔ اگر خلافت (بمبئی) کی یہ خبر جو بعض جرائد نے نقل کی ہے صحیح ہے تو اس میں شک نہیں کہ پرانا قانون فطرت کچھ بوکھلا گیا ہے۔ غضب خدا کا چار مہینے کا بچہ پیٹ سے پیٹ سے نکلا ڈاکٹروں نے ادھار دیکھ کے جسم پل نشتر بھونک دیا بس پیٹ سے مواد نے ہاتھ پاؤں نکالے۔ نہیں غلطی ہوئی معاف کیجئے۔ اس مواد میں ہاتھ پاؤں نہ تھے باقی تمام عضو موجود تھے۔ خبر مشہور ہوئی۔ یاروں کو شگوفہ ہاتھ آیا۔ ترچل میں چل آنا فانا اسپتال میں بھیڑ لگ گئی۔ اسپتال والوں نے آدھ آنہ فی راس ٹکٹ لگا دیا۔ نتھی زچہ زندہ ہے۔ مولود میں جان پڑنے نہ پائی تھی کہ جبراً ولادت ہو پڑی۔ فطرت کی اس بوکھلاہٹ سے طرح طرح کے اندیشے پیدا ہونے کا احتمال ہے:۔

(۱) قانون میراث میں ایک پیٹ کے بچے کا حق محفوظ رکھنا پڑتا تھا۔ اب پوری نسل کا حق جس کی تعداد معلوم نہیں بچانا پڑیگا۔

(۲) کسی شوہر کو اپنی نئی نویلی دولھن سے اس باز پرس کا محل نہیں رہا کہ وہ میکے سے جہیز میں پیٹ لے کے آئی لہذا وہ ڈاہ جو ہے۔ جب کہ بقول بچہ کیسے دوسرے شخص ہی ہونا ممکن ہے۔

نکاح پڑھنے کے وقت کم از کم دو نکاح پڑھنے پڑینگے ایک نکاح حاضر دوسرے نکاح غائب۔ کیا معنی کہ اگر پیٹ میں از غیبی صاحب گھسے ہوئے ہیں اور وہ جنس اناث میں داخل ہیں پھر ان میں بھی مادہ قابل موجود ہے اور امکان اس کا بھی موجود ہے کہ میاداً اندر ہی اندر حصہ بانٹ نہ کرلیں تو جواز حل در حل سکے لیئے ایک فالتو نکاح پڑھنا ضروری ہے۔

(۴) ڈاکٹرنی اور دائی کی دوہری فیس پہلے سے مہیا کرنی پڑیگی۔

(۵) معالج الحکیم ہو یا ڈاکٹر کا فرض یہ بھی ہوگا کہ بچے کے پیٹ کی آڑ پر جہاں دوسرے اسباب و علل کا مداوا کرتا ہے۔ وہاں مہندی و حمامہ (زبدالجزائر اسند رپیپن) زعفران۔ ارگٹ بھی احتیاطاً منگوا رکھے۔ یہ نہیں تو لشتر ہی سہی۔



پولیٹیکل نٹ

بالائی: "سلام سلام درست دم سادھے رہو تمہاری بدولت میرا کھیل تو ٹھیک ہو گیا"
زیریں: "مگر مگر یہاں کھیل بگڑتا نظر آتا ہے۔"
ہنس راج۔ ہنس راج۔

سونار کی تو ایک لوہار کی

سکھر (سندھ) میں ایک سنار صاحب کی دکان پر ایک عورت بغل میں بچہ دبائے آئی۔ چوڑیاں چکا کیں

روپیہ گنا تعداد پوری نہ تھی جو ٹربان توبہ بھی نہیں بچا کر دکان پر یہ کہہ کے اٹھ آیا کہ میں ابھی دو روپے لئے آتی ہوں ۔ یہ چل دو چل گھڑی گذر گئی ۔ صاحبزادے ادھر کروٹ بدلے رہے جس کروٹ والدہ شریفہ شاکی تھیں ۔ ستار نے چادر الٹ کے جو دیکھا تو وہ کانٹا نہیں بچو ایسا ہے بھولی وہ توڑہ ۔ ستار صاحب سمجھے ہوں گے کہ بالیاں کمائی میں ڈھونڈھی جاتی ہیں ۔

مگر یہ حکایت دیکھ کے ہمیں ہندوستانی ریاستوں سے معاملات کرنے والی ڈپلومیسی یاد آگئی جو خود اس عورت نے بھی اوسی یونیورسٹی میں تعلیم پائی ہے جس میں ہندوستانی ڈپلومیسی نے فرق اتنا ہے کہ بچارے والیان ملک دیانے دولت اوسی ہوئے کروٹ لئے رہے ہیں جو بھی ڈپلومیسی خانم نے سونے کی جو زیوروں کے عوض عنایت فرمایا تھا ۔ خود مختاری اور اندرونی آزادی کے بارے میں اب یہ معلوم ہوا کہ بوے سے زیادہ اوکی وقعت نہیں ۔

ضرورت ہے

(۱) حکومت وقت کے لئے :۔

ایسی آنکھوں کی جو کچھ بہتا اور عقلوں کی جو بھلے خرابے ہوشیار کو دیکھ سکیں یا وردہ "نزدیک بین" ہوں اسلئے کہ حکومت کو بفضلہٖ دور بین آنکھ پہلے ہی سے میسر ہے ۔ تابعے کے خفیہ معاملات ، اندور کی تماشبینی اور واہیات ، غیر ملکی کشمکش اور فضولیات ، حیدرآباد کی بدنظمی اور حشیات ساتے پردوں کی اوٹ سے اشارات دیکھ لیتی ہے مگر اپنی پولیس کی رشوت اور تجارت گری اپنی کچہریوں کی علانیہ اندھا دھند ، فرض منصبی کی ادائی پر قرقیوں سے ٹیکس بندی اور خراج گیری کسی طرح سوجھائی نہیں دیتی ۔ حالانکہ انسدادیا بالکل آسان ہے ۔ معاملات جو ری بچھے نہیں ہوتی ۔ آواز بلند کہتے ہیں چار آنہ دو روپے کبھی کبھی نہیں ہر وقت ہی عملہ ہر دفتر میں تنی جاتی ہے

(۲) اخبار نویسوں کے واسطے :۔

تھوڑی سی عقل کی جو ریاست حیدرآباد دکن کی نگرانی نہ ہی جوش اور زمانہ آگہ ضرورت رکھنے والوں کے سکی نے پڑھانے سے ہر دن وجہ سے ہوئے کرتے جاتے ہیں اور یقینی سمجھنے کہ ریاستیں بہت ہیں اونکا خاص رازق ہے اور ان کے ملکی دستور ہیں ۔ رعایا میں ہندو اور مسلمان دونوں ہیں گو

ہٹتا بندھا تو کوئی ریاست کو بھی نہیں بچ سکتی ۔ حق آزادی مذہبی پامال ہونے سے بچانے کی درخواست حکومت وقت سے ہر ایک ریاست کے متعلق کیا سکتی ۔

(۳) ریاست حیدرآباد دکن کے واسطے :۔

نمک حلال کارپردازوں کی جن کی قلت نے یہ روز سیاہ دکھایا ۔

(۴) نظام حیدرآباد کے لیئے :۔

تحقیقات کی تلخی برداشت کرنیوالی جراءت و پامردی کی ۔

(۵) لبعض مولویوں کے لیئے :۔

ایسی حدیثوں اور ایسے فقہی مسئلوں کی (خواہ وہ سچ ہوں یا جھوٹ) جن کے رو سے پختہ قبر ، قبہ ، حظیرہ کیسا ۔ سرے سے بنانا ہی قبر ہی ناجائز ہو جائے ۔ اور وقت کی رق رقی بق بق سے کانوں کو نجات ملے ۔ بعد مرگ جیلوں کو دن کی مہانی کا ثواب گھٹتے ہیں اور اگر تشریح اعضائے انسانی کی مہارت پیدا کرنے والے اور ادویات کی وسعت معلومات کا ذریعہ نہیں تو اخروی نجات میں کوئی اشتباہ نہیں ۔ بونگ ایک میز پر ہو تو کھوپڑی دوسری پر ۔ سگان کرنے والے کی جنبہ زن تر ہیں کی دوریوں سے کم نہ ہوگی ۔

(۶) لارڈ اروں کے لیئے :۔

ایسے مشیر کار کی جو ریڈنگ کی غلط کاریوں کی پیروی سے اونہیں بچا سکے ۔

(۷) خصوصاً حضرات ذیل کے لئے :۔

ایسے جال کی جو سازشوں کی جان لیوا مگر مچھ کو پا سانی پھانس لے اور شخصی یا جمہوریت نما استبداد کے خیابان نہ جھیلنے پڑیں ۔

ہنڈن برگ صدر جمہوریہ جرمنی ۔ الفانسو والی اسپین ، مسولینی مختار کل اطالیہ ، مصطفیٰ کمال قائد ترکیہ ، رضا شاہ خسرو عجم ۔

دریائے کی ہی ہے جو اس حسنے اوس حد تک پھیلی ہوئی ہے اے پاشو درسہ

اوس کی زلفوں کے سب اسیر ہوئے
ورنہ تو نہیں نام عالم بادا آلی بچانہیں جگہ میں خالی
ہیں ۔ فقط ۔

عریانی حقیقت و حقیقت عریانی

ہندوستانی قانون فحش نویسی کے بارے ہوئے عریاں نویسوں کو مژدہ ہو کہ اب کسا نے کا دو وسے کیلئے دن ختم ہوئے اور وہ عریاں نگاری جو ادبی صنف ادب لطیف کا زمانہ آگیا ۔ ہر طرف سے عریاں الفاظ لکھی ہیں عریاں تصویریں چھاپیں گے تب بھی کوئی پوچھ گچھ نہ ہوگی ۔ کیا معنی کہ ہندوستان بہرحال مقلد یورپ ہے اور یورپ میں عورتوں نے طے کر لیا ہے کہ پوشاک جتنا حسن و عیب کی طرح چھپانے کے مرادف ہے پوشاک بھی آخت آنگی جتنا جالدار فحش ہلکا پھلکا ہو آپ جانئے یورپ کے نظریات میں عدہ تو ہندوستان کو تدریجاً قلیل حصہ نہیں ملا مگر شریک ذات رہنے کا فخر ستے حاصل ہے ۔ لہٰذا اس آفت میں بھی شریک ہونا پڑیگا ۔ راوی کہتا ہے کہ بلگیریا کی ایک میم صاحب بلباس فطری دن دہاڑے ہوٹل میں باہر طرح عریض تصویر حیرت حسن کی نمائش کرتی تھی اکڑتی پھرتی جھومتی جاتی تشریف لائیں ۔ بھلے کہ وہاں کوئی مرد نہ تھا ان کے مرد تھے تو آگئے اور دیدہ شوخ جسکا کہ نہیں جلا ہے کھانا نہ کا انکار مگر پولیس کا وہ آتے ہی متاع حسن پر کمبل ڈالا اور تھانے میں لے گیا ۔ میم صاحب نے بہتیر اکہا کہ میری مجرم نہیں ہے جو جرم دے تو کیوں پکڑتا ہے تیرے باپ کا اجارہ ہے ۔ ہمارا مال ہے جسے چاہیں دکھائیں ۔ ننگی عورت بہت خوبصورت معلوم ہوتی ہے ۔ اپنے دل سے پوچھ کیا میں جھوٹ کہتی ہوں مگر کمبخت پولیس میں نے ایک نہ سنی اور آخر حاکم کے اجلاس سے دو دن قید کی سزا دلوا ہی دی ۔ خدا رکھے میم صاحب کو گوڑی ناحق نہیں دودھ نگے بچوں کی ماں ہیں ۔ سنتے ہیں کہ اگلی مرتبہ مس ذکیہ سلیمان جو مصر سے تشریف لائینگی تو اپنی کتاب ترقی نسوانی کی شرح بھی ساتھ لائینگی ۔ اور مردوں کو غصب حقوق نسوانی پر اس بارے میں بھی بُرا بھلا کہیں گی ۔ ارے ان سے خدا بچے غریب ترچی عورتوں کا مرغ حسن بیانی اور سادگی کے مقابلے میں بندکئے ہوئے ہیں ۔

مایوس نہ ہو

اگرچہ اشتہاری ادویہ نے لوگوں کو بدظن کر دیا ہے مگر ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلائے عجیب بطور نمونہ صرف ۵ یوم کے لیے قیمتی پندرہ آنہ علاوہ محصول کے طلب فرمائیں کچھ عرصہ میں یہ حیرت انگیز طلا بلا آبلہ ڈالے ... مخصوص کو قوی اور دراز کر کے خمی کجی لاغری سستی کوتاہی نیز ..... کے منحوس اثرات کو دور کر کے دوبارہ شباب کا لطف پیدا کر دے تو بقیہ ۱۶ یوم کے لیے طلا صرف دو روپیہ آٹھ آنہ میں طلب فرمائیں ۱۲ یوم تک پرہیز کریں خواہ فعل کو مجبور بھی کرے پوری شیشی کے ہمراہ حب مقوی دافع جریان قیمتی عہ بالکل مفت روانہ ہوگا پوری شیشی عہ ۲۱ یوم مع محصول ۱۲ ہر حالت میں ذمہ خریدار ہوگا پوری شیشی کے خریدار سے بصورت عدم نفع واپسی قیمت اور دس سال کے اندر اثر زائل ہونیکی صورت میں دوبارہ مفت بھیجنے کا وعدہ۔

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

نمونہ بازی

ایک بات ہے جسے نمونہ بازی کہتے ہیں۔ عموماً لوگ روپیہ اپنے اور دواؤں نے ہمارے برباد کرتے اور پرچہ دیکھ کے خاموش ہو رہتے ہیں۔ یہ ہم سمجھ رہتے ہے کہ پسند آنا تو دوسری بات ہے مضامین کچھ میں آئی ہے یا نہیں ہر پرچہ میں نئے مضامین ہوتے ہیں یہ ممکن ہے کہ یہ پرچہ آپ کے مذاق کے موافق ہو لہذا بہتر یہی ہے کہ ایک ششماہی کے خریدار بن جائیے اور حضرت اودھ پنچ کے علمی فیوض سے محض ایک نمبر دیکھ کے محروم نہ رہیے۔

آئندہ نمونہ بھیجا نہ جائے گا قیمت ششماہی تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کیجیے۔ وی پی نہ منگائیے نمبر اپسند ۲ ہفتے کے اندر بقیہ عہ بھیجنے پر میعاد ششماہی کی توسیع سال بھر کیلئے کر دی جائیگی۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو اتفاق۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ دمہ۔ پیٹ درد۔ دست۔ بد ہضمی۔ فالج اور چھاتی کے امراض کیلئے خوش ذائقہ دوائی جو صرف پانی میں چند قطرے ڈالکر دینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں قیمت ۸ ہر جگہ ملتا ہے۔

دو روغ کیسری پیشاب کو جلن سے جاری کرنے والی لاثانی دوا قیمت عہ ہر

بال سدھا بچوں کی کمزوری کو دور کر کے بدن کو مضبوط فربہ اور پھرتیلا بنانے والی میٹھی دوا قیمت ۸ ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو۔

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب | بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

ہمارے یہاں کے سول ایجنٹ مرزا اینڈ سنس کچہری لکھنؤ

بہرام کی سرگذشت

جسمیں بہرام چور کے کارنامے عجیب ساده اور پر لطف خانی انسپکٹر پولیس کی زبانی لکھنؤ کا مشہور فرضی کاؤنس ناول جو حیرت انگیز واقعات پبلک کی خدمت میں لکھنؤ کی جاری بو الہوسی کے تئیں پبلک کی فیاضی نے ناول کا درجہ فرمایا ہے اس ناول کو لکھنے والے نے پر لطف آم لیا ہے ایک صفحہ دیکھنے کے بعد کتاب چھوڑی نہیں جاتی ہیں لیے لطیفہ حیرت انگیز باتیں ہیں کہ جب تک ختم نہ کیجئے بے لطف بدل ہے ہم ادبی لطف کیجئے عام ناولوں کی طرح غیر اخلاقی اور گندہ مضامین سے خالی ہے اور تہذیب و شائستگی کا قابل قدر مجموعہ ہے پبلک تجربہ و لطف اعمال کو صحیح کرنے والی نہایت مفید کتاب ہے جو ہیں کتاب و طباعت نفیس جلد مضبوط کاغذ عمدہ چھپا گیا ہے ٹائٹل پیج پر نہایت خوبصورت رنگین چار رنگوں سے چھاپا گیا ہے حجم ۲۸۶ صفحہ قیمت صرف ...... عہ

منیجر اردو بک ایجنسی لکھنؤ سے طلب فرمائیے

مظلومہ کربلا

یعنی کوفیل بندی شاعری کی اردو زبان میں پہلی مسدس مرثیہ مذہبی جو عالیجناب سید حسین صاحب مرثیہ مصنف کی تازہ تصنیف ہے جسکا مقدمہ حضرت بحر العلوم مشتہر مولوی جناب سید علی الحسینی صاحب قبلہ مدظلہ نے تحریر فرمایا ہے جو نہایت پرجوش انداز سے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی زبانی ان مصائب کے بیان میں ہے جو کربلا میں پیش آئے زبان فصیح اور ملاحظہ عقیدتمندوں کے لئے تحفہ ہے قیمت صرف ۱۳ اور جب بھی محصول ڈاک معاف کر دیا گیا ہے مذہبی عزاداروں کو قیمت میں عقیدت کیلئے محصول معاف۔

منیجر اردو بک ایجنسی لکھنؤ

LONDON لنڈن ڈائرکٹری DIRECTORY.

سالانہ شائع ہوتی ہے: سے پانچ زبانوں میں مقامی اور غیر ملکی کارخانوں اور تاجروں کا ذکر ہوتا ہے لنڈن اور انگلستان کے دیگر شہروں اور سلطنت انگلشیہ آئرلینڈ برعظم یورپ افریقہ امریکہ ایشیا آسٹریلیا وغیرہ کے مشہور حرفتی مرکزوں کے

کارخانوں ورسوداگروں: سے براہ راست خط و کتابت اور معاملہ کا بہترین ذریعہ ہے۔ نام و پتہ مع دیگر تفصیلات کے تین ہزار سے زائد تجارتی عنوانات کے ماتحت دیئے گئے ہیں جن میں۔

باہر مال بھیجنے والے تاجر: جہاز پر جانیوالے مال کی تفصیل اور کالونیل دیگر وجات کی بازاروں کی تشریح کے ساتھ۔

جہازوں کے راستے: مع بندرگاہوں اور روانگی جہاز کے متعلق دیگر تفصیلات کی تشریح کے موجود ہے جو کارخانے اپنے تعلقات وسیع کرنے چاہتے ہیں یا۔

ایجنسیوں کے خواہشمند: ہیں ان کا نام و پتہ ایک پرچہ میں مناسب عنوان کے ماتحت صرف۔

ایک پونڈ دس شلنگ: میں درج کر دیا جائیگا۔ بڑے اشتہار کا نرخ ۷ پونڈ فی صفحہ ہے جو صاحب دوسرے ممالک کی تجارت سے دلچسپی رکھتے ہیں انکے لئے یہ ڈائرکٹری بہت ہی گرانقدر ہے اور اسکی ایک جلد صرف ۲ پونڈ نقد ادا کرنے کے ہمراہ موصول ہونے پر بذریعہ پارسل روانہ ہوگی۔

لنڈن ڈائرکٹری کمپنی لمیٹڈ نمبر ۲۵ ابچرچ لین لنڈن ای سی ۴ انگلینڈ

ہر قسم کے ناول قصہ جات دواتی کتب تواریخ تذکرہ اسکولی کتابیں عربی و فارسی و اردو نجوم و رمل و تعویذات کی کتابیں حسب فرمایش بذریعہ وی پی طلب کیجئے۔ [illegible] حسین محمود دفتر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ